مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میری شادی مسمات صائمہ حامد دختر خواجہ حامد حسن کے ساتھ ۲۳ اکتوبر ۲۰۲۰ کو ہوئی، میں نے آپس میں باہمی اختلافات کی وجہ سے تین طلاق کے کے تین مہینے میں ایک ایک کر کے بالترتیب طلاق اول ۲۰ جولائی ۲۰۲۲، طلاق دوئم ۲۰ اگست ۲۰۲۲، جبکہ طلاق سوئم ۲۰ ستمبر ۲۰۲۲ کو دے دی ہیں، تیسری طلاق میں تیس دن کا وقت ہونے میں ابھی 15 دن باقی تھے، کہ میں نے اپنی طلاق ۱۸ اکتوبر ۲۰۲۲ کو رجوع کر لیا، میں نے یونین کونسل میں پیش ہو کر واپس لینے کی درخواست دی تھی، جس پر سیکرٹری یونین کونسل نے لکھا، کہ آپ کی طلاق ابھی موثر نہ ہوئی ہے، کیونکہ قانون پاکستان کے مطابق طلاق 90 دن میں واقع ہونی تھی، لہذا اب آپ اس کو رجوع کرتے ہوئے دوبارہ خاوند اور بیوی کی حیثیت سے رہ سکتے ہیں، جبکہ تمام نوٹس جو کہ یونین کونسل سے جاری ہوئے یا میں نے بھیجے بیوی کو موصول نہیں ہوئے، لہذا عورت نے یونین کونسل میں پیش ہو کر بیان دیا، کہ میرے علم میں نہ ہے کہ میں نے طلاق یونین کونسل میں بھیج رکھی ہے، ہے اب اگر پاکستانی قانون کے حساب سے سے طلاق واقع نہ ہوئی ہے، لہذا مجھے شریعت کے مطابق واضح کیا جائے کہ طلاق واقع ہوئی ہے یا نہیں ہوئی۔

الجامعة الأشرفية
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں جب سائل اپنی بیوی کو تین طلاقیں بھجوا چکا تو سائل کی بیوی پر تین طلاقیں واقع ہو کر حرمت مغلظہ ثابت ہو چکی بدون حلالہ شرعی نہ مصالحت کی گنجائش ہے اور نہ ہی دوبارہ اسی مرد سے نکاح ہو سکتا ہے، واضح رہے کہ شرعی طور پر جب تین طلاقیں واقع ہو جائیں، چاہے ایک مجلس میں ہوں، یا الگ الگ مجالس میں دی ہوں، اگر چہ یہ طلاقیں لڑائی کے سبب سے ہوں یا بلا وجہ

یا فون پر دی جائیں یا زبانی یا تحریری، بہر صورت عورت مرد پر حرام ہو جاتی ہے اور بغیر حلالہ اسی مرد کے ساتھ رجوع کی کوئی صورت نہیں ہوتی۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ (۲/۲۳۰)

حلالہ شرعیہ کی صورت یہ ہے کہ طلاق کی عدت پوری ہو جانے کے بعد وہ عورت کسی اور مرد سے نکاحِ صحیح کرے اور دوسرے شوہر سے بعد از صحبت طلاق ہو جائے یا دوسرا شوہر فوت ہو جائے، تو عورت عدت گزار کر پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔ قرآن پاک میں ہے: ﴿فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يَّتَرَاجَعَا ۔(سورۃالبقرہ، آیت ۲۳۰)

اگر میاں بیوی تین طلاقوں کے باوجود بغیر حلالہ کے رجوع کریں، تو سخت گناہ گار اور زانی ہوں، لوگوں کا طلاق جیسے اہم مسئلہ میں میاں بیوی کو غیر شرعی باتیں بتلا کر رجوع کی ترغیب دینا حرام ہے۔ جس شخص کو طلاق کے مسائل کا شرعی علم نہیں، اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ طلاق کے مسئلہ میں اپنی رائے دے، کیونکہ بغیر علم کے فتوی دینا حرام ہے۔ حدیث پاک میں ہے "من افتی بغیر علم لعنتہ ملئکۃ السماء والارض، رواہ ابن عساکر عن امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ" یعنی جو بغیر علم کے فتوی دے، اس پر آسمان و زمین کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ اسے ابن عساکر نے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (کنز العمال، جلد ۱۰، صفحہ ۱۹۳، حدیث ۲۹۰۱۸، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ایسے ہی (۱) عورت کا طلاق سننا: جب شوہر طلاق دے، اسی وقت طلاق ہو جاتی ہے، عورت کا سننا ضروری نہیں۔

(۲) عورت کا طلاق قبول کرنا: شوہر کے طلاق دیتے ہی طلاق ہو جاتی ہے، عورت کا طلاق قبول کرنا، شرط نہیں۔

(۳) طلاق دیتے وقت گواہوں کا ہونا: طلاق میں گواہوں کا ہونا ضروری نہیں۔

(۴) نوے دن کے اندر صلح: ایک یا دو صریح طلاق دی ہو، تو عدت کے اندر رجوع ہو سکتا ہے، لیکن تین طلاقوں کے بعد قرآن کا واضح حکم ہے، کہ بغیر حلالہ رجوع نہیں۔ نوے دن کے اندر صلح کو کہنا

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء

عورت کو کھیل بنانا ہے کہ شوہر جب چاہے طلاقیں دے اور پھر نوے دن کے اندر رجوع کرلے۔ زمانہ جاہلیت میں یہی ظلم تو عورتوں پر ہوتا تھا کہ کئی طلاقیں دینے کے بعد عدت کے اندر رجوع کرلیتے تھے۔ اللہ عزوجل نے اس ظلم کو ختم کرتے ہوئے فقط دو طلاقوں تک رجوع کی اجازت دی۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے: "عن عائشة قالت لم يكن للطلاق وقت، يطلقُ الرجل امرأته ثم يراجعها ما لم تنقض العدة وكان بين رجل من الأنصار وبين أهله بعضُ ما يكون بين الناس فقال والله لأتركنك لا أيِّمًا ولا ذات زوج، فجعل يطلقها حتى اذا كادت العدة أن تنقضي راجعها، ففعل ذلک مرارًا، فأنزل الله عز وجل فيه﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾فوقّت الطلاق ثلاثًا لا رجعة فيه بعد الثالثة حتى تنكح زوجًا غيره" ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پہلے طلاق کا کوئی وقت نہ تھا۔ شوہر بیوی کو طلاق دیتا، پھر عدت پوری ہونے سے قبل رجوع کرلیتا۔ انصار میں سے ایک میاں بیوی کی باہم ناچاقی ہوئی، تو شوہر نے بیوی سے کہا: اللہ کی قسم میں تجھے نہ بیوی اور نہ طلاق یافتہ رہنے دوں گا۔ وہ اپنی بیوی کو طلاق دیتا اور عدت پوری ہونے سے قبل رجوع کرلیتا۔ اس نے ایسا بار بار کیا، تو اللہ عزوجل نے یہ حکم نازل فرمایا: یہ طلاق دو بار تک ہے، پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا اچھے سلوک کے ساتھ چھوڑ دینا ہے، تو تین طلاقوں تک حد قائم کردی گئی کہ تین طلاقوں کے بعد رجوع نہیں۔ یہاں تک کہ بیوی دوسرے سے نکاح وصحبت نہ کرے۔ (یعنی حلالہ نہ کرلے) (تفسیر ابن کثیر، جلد ۱، صفحہ ۵۳۶، مطبوعہ پشاور)

(۵) یونین کونسل والوں کا طلاق نافذ کرنا: یونین کونسل والوں کا کہنا کہ "جب تک ہم طلاق نافذ نہ کریں گے، طلاق نہیں ہوگی" یہ جہالت اور شریعت پر افتراء ہے، قرآن وحدیث میں تو ایسا کچھ نہیں فرمایا گیا۔ یونین کونسل والے اب چند سالوں میں وجود میں آئے ہیں، ان سے صدیوں پہلے تک تو زبانی نکاح وطلاق ہوا کرتے تھے اور طلاق کے بعد عورت آگے دوسرے شخص سے نکاح کرتی تھی، کیا وہ سب حرام تھا؟

نوٹ: یہ بات یادرہے کہ طلاق کے مسئلہ میں مفتیان کرام کی یہی کوشش ہوتی ہے، کہ کسی شرعی طریقہ سے میاں بیوی کا گھر بچ جائے، لیکن جب بچت کی کوئی صورت نہ ہو، تو عالم ایسا نہیں کرسکتا کہ بغیر شرعی دلیل کے میاں بیوی کی صلح کروادے، لہٰذا تین طلاقیں دینے کے بعد علماء سے بدظن نہ ہوا جائے کہ یہ بچت کی کوئی صورت نہیں نکالتے۔ مفتیان کرام کو کیا ضرورت ہے کسی کا گھر خراب کرنے

الجامعة الاشرفیہ
دارالافتاء

کی؟مفتیان کرام کی ذمہ داری شرعی حکم بیان کرنا ہے نہ کہ کسی کا گھر بچانے کی خاطر اپنی آخرت خراب کرنا۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”من أسوأ الناس منزلة من أذهب آخرته بدنيا غيره “ترجمہ: لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت وہ شخص ہے، جو غیر کی دنیا کے لیے اپنی آخرت خراب کرے۔(شعب الایمان ،باب فی اخلاص العمل،جلد۵،صفحہ۳۵۸، دارالکتب العلمیہ، بیروت)،واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۶/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

13/اکتوبر/2022ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

عبداللہ ... عفی عنہ

دار الافتاء
رقم الافتاء: 148
التاریخ: 13-10-22
الجامعة الأشرفية

الجامعة الأشرفية
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور پاکستان